ٹیلیفون نمبر ۹۱

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ — عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

خطبہ نمبر

روزنامہ الفضل قادیان

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN.

شرح چندہ پیشگی

قیمت ایک آنہ

تار کا پتہ الفضل قادیان

جلد ۲۷ | مورخہ ۱۸ ذیقعدہ ۱۳۵۷ھ | یوم [illegible] مطابق ۱۰ جنوری ۱۹۳۹ء | نمبر ۸

مدینۃ المسیح

قادیان ۸ - جنوری - سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز آج تقریباً ساڑھے دس بجے بذریعہ کار لاہور تشریف لے گئے - حضور نے مقامی امیر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کو اور امام الصلوٰۃ حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب کو مقرر فرمایا ؛؛

لاہور سے بذریعہ فون اطلاع موصول ہوگئی ہے کہ حضور بخیر و عافیت پہونچ گئے ہیں ؛؛

۹ - بجے شب کی اطلاع مظہر ہے - کہ حضرت ام المومنین زاد اللہ مجدہا کو نزلہ اور سر درد کی تکلیف ہے احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں ؛؛

مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری گھٹیالیاں بسلسلہ تربیت بھیجے گئے ہیں ؛؛

کل شام منشی عبد الحفیظ صاحب کاتب "الفضل" نے اپنی دعوتِ ولیمہ دی ؛

آج بابو ممتاز علی خان صاحب سٹور کیپر بورسٹل جیل لاہور نے اپنے بھائی بابو رشید احمد خان صاحب اوورسیر کی دعوتِ ولیمہ پر بہت سے اصحاب کو مدعو کیا ؛؛

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

تَعَاوَنُوْا عَلَی الْبِرِّ وَالتَّقْوٰی

مسجد اقصیٰ کی توسیع کیلئے ہر شخص کو روپیہ بھیجکر ثواب حاصل کرنا چاہیئے

۲۰ - مئی سن ۱۹۰۱ء کا ذکر ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں کہیں سے خط آیا کہ ہم ایک مسجد بنانا چاہتے ہیں - اور تبرکاً آپ سے بھی چندہ چاہتے ہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا - ہم تو دے سکتے ہیں - اور یہ کچھ بڑی بات نہیں - مگر جبکہ خود ہمارے ہاں بڑے بڑے اہم اور ضروری سلسلے خرچ کے موجود ہیں جن کے مقابل میں اس قسم کے خرچوں میں شامل ہونا اسراف معلوم ہوتا ہے تو ہم کس طرح سے شامل ہوں - یہاں جو مسجد خدا بنا رہا ہے - اور وہی مسجد اقصےٰ ہے - وہ سب سے مقدم ہے - آپ لوگوں کو چاہیئے کہ اس کے واسطے روپیہ بھیجکر ثواب میں شامل ہوں - ہمارا دوست وہ ہے - جو ہماری بات کو مانے - نہ وہ کہ جو اپنی بات کو مقدم رکھے ؛؛

حضرت امام ابو حنیفہؒ کے پاس ایک شخص آیا - کہ ہم ایک مسجد بنانے لگے ہیں - آپ بھی اس میں کچھ چندہ دیں انہوں نے عذر کیا - کہ میں اس میں کچھ دے نہیں سکتا - حالانکہ وہ چاہتے تو بہت کچھ دیتے - اس شخص نے کہا - کہ ہم آپ سے بہت نہیں مانگتے صرف تبرکاً کچھ دے دیجئے - آخر انہوں نے ایک دونی دے دی - شام کے قریب وہ شخص دونی لے کر واپس آیا - اور کہنے لگا - کہ حضرت یہ تو کھوٹی نکلی ہے - وہ بہت ہی خوش ہوئے - اور فرمایا - خوب ہوا - دراصل میرا جی نہیں چاہتا تھا - کہ میں کچھ دوں مسجدیں بہت ہیں - اور مجھے اس میں اسراف معلوم ہوتا ہے" (الحکم نمبر ۱۹ جلد ۵ سنہ ۱۹۰۱ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

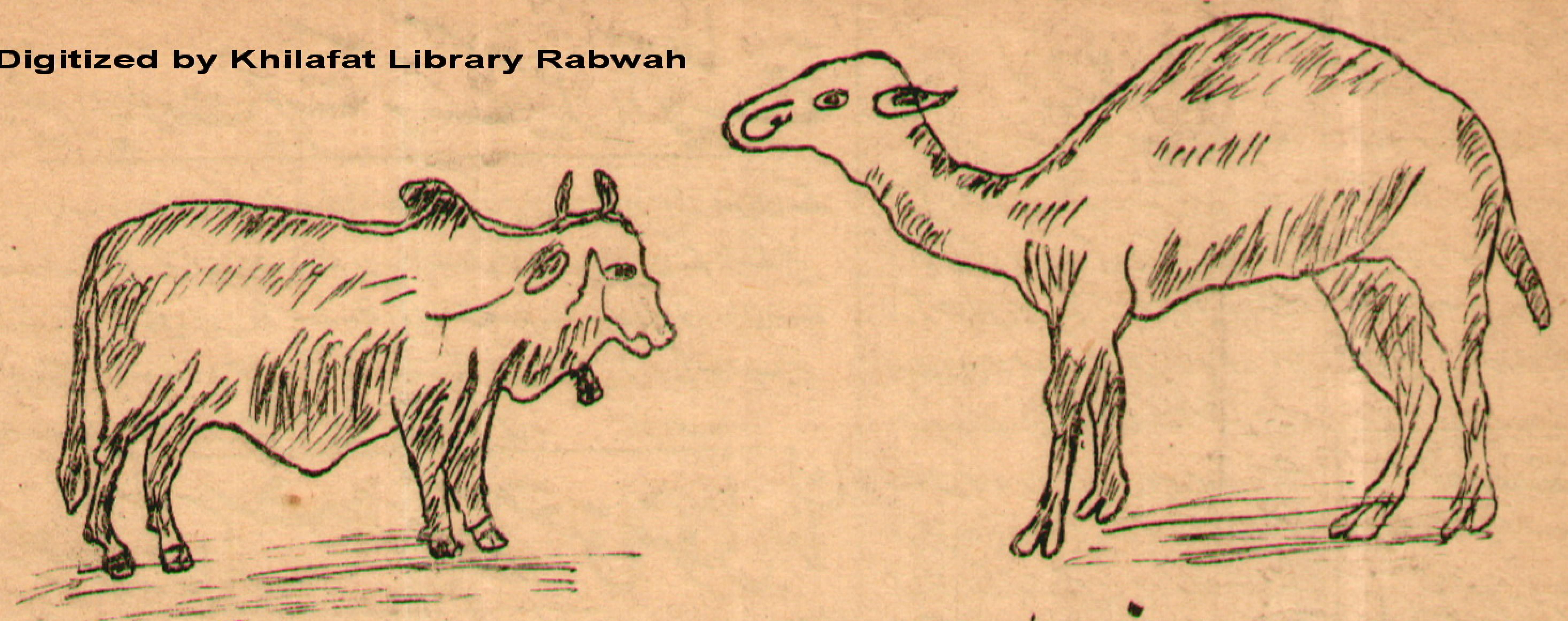

اشتہار ریاست جودھپور (مارواڑ)

میلہ مویشی بمقام ناگور ریاست ھذا موسومہ میلہ رام دیو جی

ماگھ سدی ۱۲ سمت ۹۵ مطابق یکم فروری ۱۹۳۹ء لغایت پھاگن بدی ۵ مطابق ۹ فروری ۱۹۳۹ء

ہر خاص و عام کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ صوبہ جات دھلی پنجاب۔ یو۔ پی اور راجپوتانہ کے کاشتکاران کی سہولت کی غرض سے ایک میلہ مویشی بمقام ناگور منعقد کیا گیا ہے۔ ناگور کا پرگنہ بیل کی نسل کے واسطے ہندوستان بھر میں مشہور ہے۔ اور کاشتکاروں کو اعلیٰ قسم کی نسل کا بیل و اونٹ اس میلہ میں باسانی دستیاب ہوسکتا ہے۔

ناگور ریلوے اسٹیشن ہے اور ریلوے کی طرف سے گاڑی میں بیل چڑھانے کا معقول انتظام کیا جاوے گا۔ اس سال ریلوے کی طرف سے کرایہ میں کافی کمی کردی گئی ہے۔ یعنی جس گاڑی کا پہلے بھٹنڈا تک کا کرایہ ساٹھ ۶۰ روپیہ تھا۔ اب اسی گاڑی کے چوالیس ۴۴ روپیہ لئے جائیں گے۔

پانی کا تالاب میدان میلہ کے قریب ہے اور عمدہ قسم کا چارہ مقام میلہ پر دستیاب ہوگا۔ بیل پر محصول بجائے تین روپیہ (سے ۳) کے دو ۲ روپیہ (عہ) اور اونٹ پر بجائے چھ ۶ روپیہ (ے۶) کے تین روپیہ کر دیا گیا ہے۔

سوداگروں کے ٹھہرنے کے واسطے چھولداری کرایہ پر دی جائے گی۔ چوکی پہرہ و خزانہ کا انتظام سرکاری طور پر کیا جاوے گا۔ ریل سے مویشی لے جانے والوں کے لئے روانہ دفتر یکم فروری سے ہر وقت کھلا رہے گا اور عام روانہ دفتر ۴ فروری سے کھلے گا۔

۴ فروری کو کھیل کود ہونگے۔ اعلیٰ قسم کے بیل بچھڑوں کے مالکان کو انعام دیا جائے گا۔

سرکاری خزانہ سے سوداگروں کو روپیہ کے نوٹ اور نوٹ کا روپیہ بنا کسی کمیشن آسانی سے دیئے جاویں گے۔

Madho Singh, Home Minister,
Govermmet of Jodhpur 17-12-38

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کوئٹہ ۶ جنوری۔ آج علی الصبح پونے پانچ بجے قریب کوئٹہ میں شدید زلزلہ آیا جو چند سیکنڈ تک رہا۔ اتلاف جان و مال کے متعلق ابھی تک کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی

احمد آباد ۶ جنوری۔ یونائیٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ گاندھی جی اور مسٹر پٹیل نے کاٹھیاواڑ کی دو ریاستوں لیمڈی اور راجکوٹ میں پر امن ستیہ گرہ کرنے کی تحریک جاری کرنے کی اجازت دیدی ہے۔

کٹک ۶ جنوری۔ ریاست رنپور سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ مشرقی ریاستوں کی ایجنسی کے پولیٹیکل ایجنٹ ایک مشتعل ہجوم کے ہاتھوں شدید زخمی ہو کر جاں بحق ہو گئے۔ ریاست رنپور میں حالات نے نازک صورت اختیار کرلی تھی اور یہ اطلاع پاکر ہی آپ وہاں گئے تھے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ قریب کے ایک گاؤں میں چوری کی وارداتوں کے سلسلہ میں پرجا منڈل کے بعض ارکان گرفتار کر لئے گئے جس سے صورت حالات نازک ہو گئی مگر حالات نے اس وقت انتہائی تشویشناک صورت اختیار کرلی۔ جب پرجا منڈل انجمن خلاف قانون قرار دیدی گئی۔ پولیٹیکل ایجنٹ جب رنپور پہنچے اس وقت ایک مشتعل ہجوم راجہ کے محل پر حملہ کرنے کو تھا انہوں نے ہجوم کو روکا اور اسے منتشر ہو جانے کا حکم دیا مگر ہجوم نے ان کے حکم کی کوئی پروا نہ کی اور محل کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ یہ لوگ لاٹھیوں سے مسلح تھے انہوں نے تشدد کی طرز عمل اختیار کر کے میجر بیزل گیٹ پر لاٹھیوں سے حملہ کرنا چاہا۔ میجر موصوف نے ریوالور سے گولی چلادی اس پر ہجوم نے انہیں گھیر لیا اور لاٹھیوں سے اس قدر مارا کہ وہ اسی وقت فوت ہو گئے۔ معلوم ہوا ہے کہ ریوالور سے ہجوم کے بھی دو آدمی مارے گئے تھے۔

پراگ ۵ جنوری۔ ایک مقامی اخبار لکھتا ہے کہ عنقریب دس ہزار یہودی اور دوسرے غیر ملکی چیکوسلواکیہ سے نکال دیئے جائیں گے۔ اخبار مذکور لکھتا ہے کہ ان میں سے اکثر کو جنوبی امریکہ بھیجا جائے گا۔ اس سلسلہ میں تمام ضروری تیاریاں مکمل ہو چکی ہیں۔

پشاور ۶ جنوری۔ ہندوستان کے شمالی مغربی سرحدی علاقہ میں سونے کی کانوں کا امکان پیدا ہو گیا ہے یہ انکشاف اس طرح ہوا کہ حال میں چند قبائلی خیبر ایجنسی کے پولیٹیکل ایجنٹ کے پاس ایک خاص قسم کی ریت اور چند پتھر لائے جن میں سونے کے ذرات پائے گئے۔ یہ ریت اور پتھر ماہرین معدنیات کے معائنہ کے لئے کلکتہ بھیجے گئے۔ ماہرین کی رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ ان میں سونے کی غیر معمولی مقدار موجود ہے۔ اس رپورٹ کی بناء پر نہایت غور کے ساتھ اس علاقہ میں تحقیقات کی جارہی ہے۔

نئی دہلی ۶ جنوری۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ ریلوے بورڈ نے ریجوڈ کمیٹی کی دو اور سفارشیں منظور کر لی ہیں۔ ایک سفارش تو پسنجر ٹرینوں کی رفتار بڑھانے سے متعلق ہے اور دوسری سفارش کا مفہوم یہ ہے کہ تیسرے درجہ کے مسافروں کی تعداد بڑھانے کے لئے کثرت سے اشتہارات شائع کئے جائیں

کلکتہ ۶ جنوری۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ مولانا ابوالکلام آزاد نے صوبہ سرحد کے دورہ کا ارادہ سردست ملتوی کر دیا ہے سابقہ اعلان کے مطابق آپ نے ۱۰ جنوری کے اوائل میں سرحد جانا تھا معلوم ہوا ہے کہ اب آپ جنوری کے تیسرے ہفتہ میں وہاں جائیں گے۔

برلن ۶ جنوری۔ چیکوسلواکیہ اور ہنگری کی سرحد پر ایک زبردست معرکہ رونما ہوا۔ جس میں طرفین کے متعدد آدمی ہلاک ہوئے۔ ہنگری کا بیان ہے کہ چیکوسلواکیہ کی فوج نے مسلح کاروں سے موگو چیگو نامی شہر پر حملہ کر دیا۔ اور بم برسائے یہ شہر حال ہی میں ہنگری کے حوالے کیا گیا تھا۔ محافظوں نے مدافعت کر کے مسلح کاروں کو بے کار کر دیا اس کے بعد دست بدست لڑائی ہوئی اس معرکہ میں چار ہنگری افسر اور پانچ سپاہی مارے گئے۔ چیکوسلواکیہ کے پانچ آدمی میدان میں مردہ پائے گئے۔ باقی لاشیں حملہ آور اپنے ساتھ لے گئے۔ پراگ کی حکومت نے مندرجہ بالا حادثہ کا اعتراف کیا ہے لیکن ہنگری کے بیان کو مبالغہ آمیز قرار دیا ہے ابھی چیکوسلواکیہ کی طرف سے واقعہ کی تفصیل معلوم نہیں ہوئی۔ معلوم ہوا ہے کہ ہنگری کی طرف سے ایک فوجی تحقیقاتی کمیشن مقرر کر دیا گیا ہے۔

لاہور ۶ جنوری۔ نواب مظفر خانصاحب ایم ایل اے سندھ ہرسٹ کمیٹی کے ممبر مقرر کئے گئے ہیں۔ نواب صاحب سابقہ حکومت میں ریونیو ممبر رہ چکے ہیں۔ آپ انجمن حمایت اسلام لاہور کے صدر بھی ہیں۔

لاہور ۶ جنوری۔ پنجاب اسمبلی کے گذشتہ سیشن میں ایک مشاورتی بورڈ اس غرض کے لئے مقرر کیا گیا تھا کہ تحقیقات کے بعد تجویز پیش کرے کہ پنجاب اسمبلی کی نشستوں کے لئے کھڑے ہونے والے امیدوار کس قدر روپیہ خرچ کیا کریں۔ چنانچہ اس بورڈ نے فیصلہ کیا ہے کہ دیہاتی حلقہ انتخاب سے کھڑے ہونے والے امیدوار ۲ ہزار روپیہ اور شہری حلقہ سے کھڑے ہونے والے امیدوار ۱ ہزار روپیہ سے زیادہ انتخابی مہم پر خرچ نہ کریں۔

نئی دہلی ۶ جنوری۔ کابل اور ایران سے شدید برف باری کی اطلاعات موصول ہوئی ہیں جس سے موسم خراب ہو گیا ہے۔

برلن ۶ جنوری۔ حکومت جرمنی کا ایک اعلان مظہر ہے کہ کل ہر ہٹلر اور پولینڈ کے وزیر خارجہ کرنل بیک کے درمیان طویل ملاقات ہوئی جس میں دونوں ممالک کے درمیان دوستانہ تعلقات قائم کرنے کے مسئلہ پر غور و فکر کیا گیا۔

ٹوکیو ۶ جنوری۔ جاپان کے نئے وزیر اعظم نے اعلان کیا ہے کہ جاپان کی نئی حکومت فسطائی نوعیت کی نہیں ہوگی۔

الہ آباد ۵ جنوری۔ سر تیج بہادر سپرو نے ایک جلسہ عام میں تقریر کرتے ہوئے کہا اردو ہندوؤں اور مسلمانوں کی ناقابل تقسیم جائداد ہے اور اگر اسے ہندوؤں نے نقصان پہنچانے کی کوشش کی تو وہ مسلمانوں کو ہی نقصان نہیں پہنچائیں گے بلکہ اپنی جائداد کو بھی ضائع کریں گے۔

نئی دہلی ۶ جنوری۔ حکومت ہند نے فیصلہ کیا ہے کہ مستقبل میں زراعتی ریسرچ کونسل کا تعلق حکومت ہند سے براہ راست نہ رہے بلکہ وہ تعلیم حفظان صحت اور لینڈ ڈیپارٹمنٹ کے ماتحت کام کرے۔

جیبوتی ۶ جنوری۔ اطالیہ نے جیبوتی ادیس ابابا ریلوے کا مقاطعہ کر رکھا ہے۔ فرانسیسی افسروں کی رپورٹ سے پتہ چلتا ہے کہ اس مقاطعہ کا نتیجہ یہ نکلا ہے کہ ٹریفک کا کام بالکل بند ہو گیا ہے اطالوی افسروں نے حبشیوں کو کہہ دیا ہے کہ ریلوے کو استعمال نہ کریں۔ اس اثناء میں فرانسیسی بھی اس وقت تک ٹرین کے ذریعہ سفر نہیں کر سکتے جب تک وہ اس امر کا سرٹیفکیٹ پیش نہ کریں کہ وہ بیماری کی وجہ سے موٹر کا سفر کرنے کے بالکل ناقابل ہیں۔

لنڈن ۶ جنوری۔ بیت المقدس کا انگریز ڈپٹی کمشنر مجروح ہونے سے آج بال بال بچا۔ واقعہ یوں ہے کہ کل شام عربوں نے اس کی اقامت گاہ پر دو بم پھینکے جو دیوار پر پھٹے۔ اس حادثہ سے کوئی شخص ہلاک یا مجروح نہیں ہوا۔

لاہور ۶ جنوری۔ لاہور امپروومنٹ ٹرسٹ کے صدر کی طرف سے حکومت پنجاب کو ایک درخواست دی گئی ہے۔ جس میں ۳½ فیصدی سالانہ شرح سود پر حکومت پنجاب سے بیس لاکھ روپیہ قرضہ طلب کیا گیا ہے یہ رقم پنجاب امپروومنٹ ایکٹ ۱۹۲۲ء کی سکیموں کے ماتحت زمینوں کے حصول اور عمارتوں کی اصلاح کے کام پر صرف کی جائے گی۔ پنجاب کے سرکاری گزٹ میں اس درخواست کو اعتراضات کے لئے شائع کر دیا گیا ہے تمام اعتراضات ٹرسٹ کے چیئرمین کے پاس ۶ فروری سے پہلے پہنچ جانے چاہئیں

نیو یارک ۶ جنوری۔ پریذیڈنٹ روزویلٹ نے ٹیکسوں میں اضافہ کرنے کی سفارش کی ہے۔ امید کی جاتی ہے کہ اس طرح ۴۲ کروڑ ۲۰ لاکھ ڈالر جمع ہو جائیں گے

کراچی ۵ جنوری۔ مسٹر منسراج وانڈیس کوٹ نواب شاہ (سندھ) میں ایک سائنٹفک انسٹی ٹیوٹ کھولنا چاہتے ہیں نواب شاہ کے شہر

سٹریٹ ڈیلوری سروس دہلی کی سرپرستی قبول کیجئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نمبر ۵۵۸۱ دہلی کو فون کریں

(۱) بیس سیر تک وزنی پارسل ۲ دو آنہ کی معمولی سی زائد اجرت پر دہلی کے باشندوں تک ان کی جائے رہائش پر پہنچائے جاتے ہیں۔ دہلی کو بھیجے جانے والے پارسلوں کی ریلوے رسید پر "FOR STREET DELIVRY" (سٹریٹ ڈیلیوری کے لئے) کے الفاظ لکھے جانے چاہئیں۔

(۲) کوئی پارسل خواہ سٹریٹ ڈیلیوری کے لئے بک نہ بھی کیا گیا ہو۔ تو بھی وہ منزل مقصود تک پہنچایا جاسکتا ہے۔ اگر دہلی سٹریٹ ڈیلیوری آفس کو فون کر دیا جائے۔ اور جس سٹیشن سے پارسل روانہ ہوا ہے اس کا نام اور جس شخص کو بھیجا گیا ہے اس کا نام۔ اور پارسل وے بل کا نمبر بتا دیا جائے۔

(۳) میونسپل چنگی خانے کے باہر کوئی انتظار کرنا نہیں پڑتا۔ اور بغیر کسی قسم کی تکلیف اور دقت کے جلد سے جلد پارسل منزل مقصود پر پہنچایا جاتا ہے

یہ ساری خدمت ۲ دو آنہ میں سرانجام دی جاتی ہے۔

چیف کمرشل مینجر نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور

قادیان میں باموقعہ سکنی قطعات

اس وقت قادیان کے مختلف محلہ جات میں باموقعہ سکنی قطعات قابل فروخت موجود ہیں۔ پس جو احباب جلسہ سالانہ کے موقعہ پر اس خواہش کو اپنے دلوں میں پیدا کر کے واپس گئے ہوں۔ کہ انہیں مرکز سلسلہ کے ساتھ ہر رنگ میں تعلق بڑھانا چاہیئے (مگر ابھی تک وہ کسی وجہ سے قادیان میں سکنی زمین نہ خرید سکے ہوں) ان کے لئے مناسب ہے کہ مکان بنانے کے لئے ابھی سے حسب پسند زمین خرید لیں۔ ورنہ بعد میں آبادی کے بڑھ جانے کی وجہ سے اس قدر قریب زمین عمدہ موقعہ کی نہیں مل سکے گی۔ قیمت ہر موقعہ کے مطابق الگ الگ مقرر ہے۔

سکنی قطعات کے علاوہ ریلوے سٹیشن کے قریب پچاس فٹ کی سڑک پر دوکانوں کے لئے بھی قطعات موجود ہیں۔ جو کسی وقت بارونق بازار کی صورت اختیار کرنے والے ہیں۔ خواہشمند احباب خاکسار کے ساتھ خط و کتابت فرمائیں۔ انشاء اللہ موقعہ کے انتخاب اور ریٹ وغیرہ کے لحاظ سے دوستوں کو فائدہ رہیگا۔

مرزا بشیر احمد قادیان

عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی

تحریک جدید کی مالی قربانیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیکر بدری صحابہؓ کا مقام حاصل کرنیکا موقعہ

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں:۔

”تحریک جدید کا کام ان اہم تحریکات میں سے ہے۔ جن میں حصہ لینے والے اللہ تعالےٰ کے فضلوں کے اسی طرح مستحق ہوں گے۔ جس طرح بدر کی جنگ میں شامل ہونے والے صحابہ اللہ تعالےٰ کے فضلوں کے مورد ہوئے۔“

”اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ ہماری جماعت کے دلوں کو کھولے۔ تا وہ اس پانچہزار سپاہیوں کے لشکر میں شمولیت کا فخر حاصل کر سکیں۔ جس کی خبر حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے کشف کے ذریعہ دے چکے ہیں۔ اللھم آمین اللھم آمین“

”تم میں سے کتنے ہیں جو کہتے ہیں کہ کاش ہم بدر یا احد یا احزاب کے موقعہ پر ہوتے تو اپنی جانیں اللہ تعالےٰ کے راستہ میں قربان کر دیتے۔ مگر اس امر کو بھول جاتے ہیں۔ کہ اصل قربانیوں کا میدان ان کے لئے بھی کھلا ہے۔ اور آج بھی وہ اسی طرح قربانیاں کر کے اللہ تعالےٰ کی رضا حاصل کر سکتے ہیں۔ جس طرح صحابہ نے کیں“۔

اللہ تعالےٰ کا فضل اور احسان ہے کہ اس نے جماعت احمدیہ کے لئے اپنے موعود خلیفہ کے ذریعہ یہ موقعہ پیدا کر دیا ہے۔ کہ جو احباب تحریک جدید کی مسلسل قربانیوں میں بہ طیب خاطر حصہ لیں گے وہ آج بھی صحابہ کی طرح اللہ تعالےٰ کے فضلوں کے وارث ہو سکتے ہیں۔ پس بدر کی جنگ میں شامل ہونے کی خواہش رکھنے والوں کو لبیک کہتے ہوئے تحریک جدید سال پنجم کی مالی قربانیوں میں دل کھولکر حصہ لینا چاہیئے تا وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی فوج میں شامل ہو جائیں۔

وہ احباب جنہوں نے کسی نہ کسی وجہ سے تحریک جدید کی مالی قربانیوں میں اب تک حصہ نہیں لیا۔ انہیں چاہیئے کہ اس مہینہ میں اپنا وعدہ اپنے امام کے حضور پیش کر کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پانچہزار سپاہیوں کے لشکر میں شمولیت کا فخر حاصل کریں۔

فنانشل سکرٹری تحریک جدید

مجلس مشاورت کے متعلق اعلان

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ حسب دستور امسال مجلس مشاورت ایسٹر کی تعطیلات میں ۷۔۸۔۹ اپریل کو منعقد ہوگی۔

پرائیویٹ سکرٹری

حضرت مسیح ناصری کی قبر کا اعلان یورپ میں

الحمد للہ جو تحریک ”قبر مسیح کی اشاعت یورپ میں“ کے عنوان سے میں نے ایک لاکھ اشتہار کے متعلق کی تھی خدا تعالےٰ نے اسے قبول فرمایا اور مخلصین سلسلہ نے مجھے اس قابل کر دیا۔ کہ میں اس کا اعلان کر سکوں۔ معزز ہم عصر فاروق نے اس تحریک کا اعادہ اپنے کالموں میں کیا ہے۔ اور دو لاکھ کی اشاعت کے لئے لکھا ہے۔ (اس قسم کے تصادم صحیح تحریک کو بھی مشکوک کر دیتے ہیں۔ میں ان کے جوش کی داد دیتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ سردست وہ اس لاکھ کی تحریک میں اپنا حصہ ادا کر دیں گے۔) اس ایک لاکھ کی اشاعت کے بعد میں ایک لاکھ کی اور تحریک کروں گا۔ مگر وہ جرمن اور فرنچ زبان کے لئے ہوگی۔ کہ ہر دو زبانوں میں پچاس پچاس ہزار شائع کیا جائے۔ گزشتہ اعلان تک ۔۔ آدمیوں کی ضرورت تھی جو اس میں حصہ لیں۔ اس کے بعد مندرجہ ذیل بزرگوں نے شمولیت سے میری ہمت بندھائی اور مطلوبہ تعداد پوری کر دی ہے۔

(۱) حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب

(۲) حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب (آپ نے ۱۵ روپے داخل فرما دیئے)

(۳) مکرمی بابو سراج الدین صاحب سٹیشن ماسٹر پنشنر (جو سلسلہ کی ہر تحریک میں ہمیشہ دل کھولکر حصہ لیتے ہیں۔)

(۴) خان بہادر غلام محمد خان صاحب آف گلگت

(۵) شیخ نیاز احمد صاحب انسپکٹر پولیس میرپور خاص (۶) کیپٹن غلام احمد صاحب ابن شیخ صاحب موصوف

معزز ہم عصر فاروق کو صرف میرے اعلانات شائع کر دینے کافی ہیں۔ خاکسار عرفانی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سپاسِ عیادت

میری علالت کے ایام میں احباب مقیم قادیان اور بیرونجات نے میری عیادت اور دعاؤں کے ذریعہ میری جو مدد کی ہے۔ میں اس کے لئے اپنے دل میں جذبات تشکر و امتنان پاتا ہوں۔ اور یہ سب کچھ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کی دلیل ہے کہ رشتہ اخوت میں اس قدر مضبوطی ہے۔ میں اب قریباً بالکل اچھا ہوں اور ۱۰ جنوری کو واپس حیدر آباد جا رہا ہوں۔ میں فرداً فرداً احباب کے خطوط اور بعض تاروں کے جواب نہیں دے سکتا اس لئے معزز الفضل کے ذریعہ سب احباب کا شکریہ ادا کرتا ہوں جزاکم اللہ

مسٹر کھوسلہ کے فیصلہ کے خلاف استقراریہ دعویٰ کی سماعت

مسٹر کھوسلہ سابق سشن جج گورداسپور کے فیصلہ کے خلاف دعویٰ استقراریہ کے متعلق مفصل اطلاع یہ موصول ہوئی ہے کہ ۲ جنوری کو عدالت سینئر سب جج صاحب گورداسپور میں مدعیاں چودھری فضل احمد صاحب۔ شیخ عبدالقادر صاحب۔ چودھری مختار احمد صاحب معہ چودھری عصمت اللہ خاں صاحب ایڈووکیٹ حاضر ہوئے۔ گورنمنٹ کی طرف سے جواب دعوے میں ابتدائی عذرات اٹھائے گئے۔ مدعیوں کی طرف سے ان کا جواب دیا گیا اور حسب ذیل تنقیحات وضع ہوئیں۔

(۱) کیا دعوے استقراریہ واقعات مندرجہ عرضی دعویٰ کی بناء پر نہیں چل سکتا۔ (بار ثبوت مدعا علیہم)

(۲) کیا مسٹر جی۔ ڈی کھوسلہ آئی۔ سی۔ ایس کے خلاف دعوے بوجہ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ ممنوع السماعت نہیں ہے۔ (بار ثبوت بذمہ مدعیان)

(۳) کیا گورنمنٹ کے خلاف دعوے نہیں چل سکتا۔ (بار ثبوت بذمہ گورنمنٹ)

(۴) مسٹر جی۔ ڈی کھوسلہ کے مقدمہ کی بنا ر دعوے کے متعلق ہائیکورٹ کے فیصلہ کا کیا اثر ہے۔ (بار ثبوت بذمہ گورنمنٹ وغیرہ مدعا علیہم) عدالت جناب سینئر سب جج بہادر گورداسپور نے مقدمہ کی نوعیت کو مدنظر رکھتے ہوئے ۲۰ فروری کا سارا دن اس مقدمہ کی بحث کے لئے مقرر کر دیا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خطبہ جمعہ

(۱) مسجد اقصیٰ کی توسیع میں حصہ لے کر ہر احمدی دہری ثواب حاصل کر سکتا ہے

(۲) جلسہ سالانہ کیلئے تشریف لانے والے احباب سے خطاب

از حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۲۳ دسمبر ۱۹۳۸ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

(۱)

سابق دستور کے مطابق آج کا جمعہ مسجد نور میں ہونا چاہیئے تھا۔ کیونکہ اس کے ارد گرد میدان زیادہ ہے۔ اور صفیں دُور تک پھیلائی جا سکتی ہیں لیکن مسجد نور میں آج لاؤڈ سپیکر کا انتظام نہیں تھا۔ اس لئے میں نے دونوں امُور میں موازنہ کر کے یہی مناسب سمجھا۔ کہ جمعہ اسی جگہ (مسجد اقصیٰ میں) ہو۔ کیونکہ جگہ کے متعلق شریعت کا حکم موجود ہے۔ کہ تنگ ہونے کی صورت میں لوگ ایک دوسرے کی پیٹھوں پر سجدہ کر سکتے ہیں لیکن خطبہ کی آواز نہ پہنچنے کا دوسرا کوئی قائم مقام نہیں۔ مگر میں سمجھتا ہوں۔ اس میں بھی

اللہ تعالےٰ کی ایک حکمت

تھی۔ اس مسجد میں جو نیا تغیر ہوا ہے۔ اسے دیکھنے اور عملی طور پر دیکھنے کا موقعہ دوستوں کو مل گیا۔ اگر یہ تغیر نہ ہوتا۔ تو آج اس میں اتنے لوگ سما نہ سکتے۔ قریب قریب بیٹھ کر بھی نہ سما سکتے۔ دوستوں نے دیکھا ہوگا۔ کہ

مسجد کا ایک حصّہ نامکمل پڑا ہے

جب اس کے متعلق میں نے سوال کیا۔ کہ کیوں نامکمل ہے۔ تو اس کا جواب مجھے یہ دیا گیا۔ کہ اس کے لئے روپیہ نہیں تھا۔ جو چندہ جمع ہوا تھا۔ وہ ختم ہو گیا۔ اور چونکہ مزید گنجائش نہ تھی۔ اس لئے باقی حصہ نامکمل رہ گیا۔

میں سمجھتا ہوں۔ کہ مسجد نور میں لاؤڈ سپیکر کا آج نہ لگنا اس لحاظ سے مفید ہو گیا۔ کہ دوستوں کو اس جگہ آنے اور جگہ میں دقت کو محسوس کرنے کا موقعہ مل گیا۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے ہماری جماعت جس سرعت کے ساتھ پھیل رہی ہے۔ اسے مدنظر رکھتے ہوئے اس مسجد کو ابھی بہت زیادہ پھیلنے کی ضرورت ہے۔ جلسہ کے ایام کے سوا بھی جمعہ کے دن بہت سے مہمان باہر سے آجاتے ہیں۔ ارد گرد کے دیہات سے تو دوست کثرت سے آتے ہیں۔ پھر قادیان کی آبادی بھی اللہ تعالےٰ کے فضل سے روز بروز بڑھتی جا رہی ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا ہے۔ کہ نماز پڑھا کر جب میں باہر جاتا ہوں۔ تو دیکھتا ہوں۔ کہ لوگ دور دور تک گلیوں میں کھڑے نماز پڑھ رہے ہوتے ہیں۔ گلیوں میں نماز پڑھنا مناسب نہیں۔ اس لحاظ سے بھی کہ مسافروں کو تکلیف ہوتی ہے۔ اور اس لحاظ سے بھی کہ یہ بات نماز کے آداب کے خلاف ہے اور اسی دقت کو دیکھتے ہوئے حال میں مسجد بڑھائی گئی ہے۔ مگر میں نے دیکھا ہے کہ اب بھی لوگ گلیوں میں نماز پڑھ رہے ہوتے ہیں۔ اور اس لئے ابھی ضرورت ہے کہ اس مسجد کو اور زیادہ بڑھایا جائے لیکن بعض لوگ کہتے ہیں کہ اب اس کے اور بڑھانے کی بظاہر کوئی صورت نہیں۔ کیونکہ دائیں بائیں روکیں ہیں لیکن انہیں یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ بلند حوصلہ لوگ ایسی باتیں نہیں کرتے۔ اور

مومن کا ایمان

تو بہت ہی بڑا ہوتا ہے۔

انگریزی زبان میں ایک ضرب المثل ہے۔ جس کے معنے یہ ہیں۔ کہ جہاں ارادہ پیدا ہو جائے۔ وہاں رستہ بھی نکل آیا کرتا ہے۔ تو جب کسی بات کا ارادہ کر لیا جائے۔ تو اس کے لئے آپ ہی آپ رستہ بھی نکل آیا کرتا ہے جب یہ مکان لیا گیا ہے۔ جس میں اب صدر انجمن کے دفاتر ہیں۔ تو میں نے یہی کہا تھا۔ کہ یہاں دفاتر تو عارضی ہیں۔ کسی وقت یہ مکان بھی مسجد کے کام آجائے گا۔ اس کے سامنے ہی ایک اور مکان بھی ہے۔ جس میں پہلے ڈاک خانہ تھا۔ وہ بھی مسجد کے کام آسکتا ہے اور میں سمجھتا ہوں۔ اگر ارادہ کر لیا جائے۔ تو

اس مسجد کے چاروں طرف بڑھنے کا موقعہ

اللہ تعالےٰ کے فضل سے ابھی موجود ہے۔ اب بھی میں سمجھتا ہوں۔ ہندوستان کے بہت بڑے بڑے شہروں مثلاً لاہور دہلی۔ حیدر آباد۔ اور لکھنؤ وغیرہ کو چھوڑ کر جن کی آبادی تین تین چار چار لاکھ اور بعض صورتوں میں دس دس اور پندرہ پندرہ لاکھ ہے۔ جو چھوٹے شہر ہیں۔ اور جو قادیان سے دس دس۔ بلکہ بیس بیس گنا بڑے ہیں۔ ان کی جامع مسجدیں ہماری اس مسجد کا مقابلہ نہیں کر سکتیں۔ نمازیوں کے لحاظ سے تو وہ بالکل ہی مقابلہ نہیں کر سکتیں۔ کیونکہ وہ تو نمازیوں سے بالکل خالی ہوتی ہیں۔

۱۹۲۴ء میں جب میں ولایت گیا۔ تو رستہ میں

قاہرہ کی مسجد

دیکھنے کا اتفاق ہوا۔ غالباً ظہر یا عصر کی نماز کا وقت تھا۔ اور میں نے دیکھا۔ کہ ایک کونے کی محراب میں ایک شخص نماز پڑھا رہا تھا اور پیچھے چار یا پانچ آدمی کھڑے تھے۔ اور کونے کے محراب میں نماز پڑھنے کی وجہ انہوں نے یہ بتائی۔ کہ شرم آتی ہے۔ کہ اتنی بڑی مسجد میں چار یا پانچ آدمی کھڑے نماز پڑھ رہے ہوں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وہ مسجد بنانے والے نے تو اتنی شاندار بنائی۔ کہ اسے دیکھ کر پرانے زمانہ کے لوگوں کی عظمت یاد آجاتی ہے۔ اور کچھ عرصہ تک ممکن ہے اس میں رونق بھی رہتی رہی ہو۔ مگر موجودہ نسلوں نے نماز کی طرف سے اپنی توجہ ہٹالی ہے۔ اور اس کی پابندی کو بالکل بھلا دیا ہے۔ لیکن ہماری جماعت میں اللہ تعالےٰ کے فضل سے نماز کی پابندی زیادہ ہے۔ گو وہ معیار تو نہیں جو میں دیکھنا چاہتا ہوں۔ یعنی یہ کہ جماعت میں کوئی ایک بھی سست نہ رہے اور ابھی ہماری جماعت میں بھی ایسے لوگ ہیں۔ جو موقعہ بے موقعہ نماز کا حانعہ کرنے کے عادی ہیں۔ حالانکہ جہاں تک میں نے اسلام کا مطالعہ کیا ہے اور قرآن کریم پر غور کیا ہے۔ اگر کوئی شخص دس سال باقاعدہ نمازیں پڑھتا۔ اور

صرف ایک نماز

بھی جان بوجھ کر چھوڑ دیتا ہے۔ تو وہ ایماندار نہیں بلکہ جو کچھ میں نے قرآن کریم سے سمجھا ہے۔ وہ یہ ہے کہ اگر کوئی شخص ساری عمر میں ایک بھی نماز عمداً چھوڑتا ہے۔ تو وہ مسلمان نہیں۔ ہاں بعض دفعہ بیہوشی کی حالت میں چھوٹ جائے تو اور بات ہے یا بعض دفعہ سوتے ہوئے دیر ہو جائے تو اس کے لئے شریعت کا یہ حکم ہے کہ جس وقت جاگ آجائے۔ اسی وقت پڑھ لے۔ اور اس طرح اگر دیر سے اٹھ کر بھی کسی نے نماز ادا کر لی۔ تو اس کی نماز ہو گئی۔ اور اس کا وقت وہی تھا جب وہ بیدار ہوا۔ یا جب اسے ہوش آئی۔ مگر جو شخص جان بوجھ کر نماز چھوڑتا ہے۔ اس علم کے باوجود کہ نماز کا وقت ہے مگر وہ سمجھتا ہے کہ ابھی میں دوسرا کام کر رہا ہوں۔ اسے ختم کر لوں تو نماز پڑھ لوں گا۔ یا وہ کام تو نہیں کر رہا۔ مگر دوستوں کی مجلس میں بیٹھا باتیں کر رہا ہے۔ اور خیال کرتا ہے کہ اس مجلس کو چھوڑ کر کیا جانا ہے۔ پھر پڑھ لوں گا۔ تو ایسی قسم کے حالات کے ماتحت

نماز کو ترک کرنے والا

ہرگز مومن کہلانے کا مستحق نہیں۔ ہاں اس کے بعد اگر اس کے دل میں ندامت محسوس ہو حسرت پیدا ہو۔ اور وہ سچے دل سے توبہ کر کے خدا تعالےٰ کے حضور عرض کرے۔ کہ میرا ایمان ضائع ہو چکا۔ میں اسلام سے نکل گیا۔ مگر اب دوبارہ داخل ہوتا ہوں۔ تو پھر وہ دوبارہ داخل اسلام سمجھا جائے گا۔ لیکن اس کی پہلی حالت غیر مومن کی سمجھی جائیگی مگر نماز کی اس اہمیت کا احساس ابھی ہماری جماعت میں پیدا نہیں ہوا۔ گو میں سمجھتا ہوں کہ اکثر دوست ایسے ہیں جن کے دلوں میں یہ احساس ہے۔ کیونکہ غیر لوگ جو طرح طرح کے اعتراضات احمدیوں پر کرتے رہتے ہیں۔ وہ یہ اعتراض نہیں کرتے کہ یہ نماز نہیں پڑھتے۔ بلکہ اکثر معترض تسلیم کرتے ہیں کہ نمازیں تو یہ ضرور پڑھتے ہیں مگر ہیں کافر۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بیرونی احمدیوں کے متعلق لوگوں کا یہی تجربہ ہے۔ کہ وہ نمازیں پڑھتے ہیں۔ ورنہ جہاں دشمن اور اعتراض کرتے ہیں وہاں یہ بھی ضرور کرتے۔ احمدیوں کے معاملات کی خرابی کے متعلق اعتراضات میں نے سنے ہیں۔ کسی ایک احمدی نے کسی کے ساتھ بدمعاملگی کی تو وہ ساری جماعت کو ہی بدمعاملہ قرار دے دیتا ہے یا کسی نے جھوٹ بول دیا تو لوگ کہہ دیتے ہیں کہ احمدی جھوٹ بولتے ہیں۔ لیکن یہ اعتراض نہیں کرتے کہ احمدی نماز نہیں پڑھتے۔ ناواقفی سے یا جھوٹ بول کر بعض لوگ یہ تو کہہ دیتے ہیں کہ قادیان کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے ہیں۔ مگر نماز نہ پڑھنے کی کوئی شکایت نہیں کرتا۔ بلکہ عام طور پر یہی کہا جاتا ہے۔ کہ

احمدی نمازی ہوتے ہیں

ابھی تھوڑے ہی دن ہوئے میرے ایک عزیز کے متعلق ایک دوست نے لکھا کہ ایک جگہ بعض افسروں میں یہ ذکر ہو رہا تھا کہ فلاں نوجوان ہے مگر داڑھی رکھی ہوئی ہے۔ ایک افسر نے کہا کہ یہ قادیان کا ہے۔ اور پھر میرے ساتھ اس کا رشتہ بتایا۔ اس پر ایک افسر نے کہا کہ اصل بات یہ ہے کہ جب کوئی نوجوان داڑھی رکھتا ہے۔ تو میں تو یہی سمجھتا ہوں کہ یہ یا تو یو پی سے آیا ہے۔ اور یا پھر قادیانی ہے پھر اس نے ایک لمبی تقریر کی۔ اور کہا کہ قادیانی لوگ نمازیں باقاعدہ پڑھتے ہیں۔ دین کے دوسرے احکام پر بھی عمل کرتے ہیں۔ مگر افسوس کہ ہیں دین سے خارج اور کافر۔ حالانکہ اس آخری فقرہ کے کہہ دینے سے کیا ہوتا ہے۔ یہ تو ایسی ہی بات ہے کہ کوئی شخص کہے کہ سورج کی ٹکیا تو سر پر نظر آتی ہے۔ دھوپ بھی نکلی ہوئی ہے گرمی بھی محسوس ہوتی ہے۔ تاریکی کا کہیں نام نہیں۔ مگر عجیب بات ہے کہ ہے اکھی رات۔ ظاہر ہے کہ ایسے شخص کے مونہہ سے صرف یہ کہہ دینے سے کہ ہے اکھی رات ہی۔ کون مانتا ہے کہ یہ سچ کہہ رہا ہے یہ بات تو کوئی شخص سارا دن کہتا رہے پھر بھی کوئی نہیں مانے گا۔ تو احمدیوں میں نماز کا اللہ تعالےٰ کے فضل سے کافی حد تک احساس ہے۔ مگر ابھی کچھ لوگ ایسے ہیں جو

نماز کے نیم تارک

ہیں اپنے نزدیک۔ اور کلی تارک ہیں میرے نزدیک۔ کیونکہ جیسا کہ میں نے بتایا ہے میرا عقیدہ یہی ہے کہ جو شخص ایک نماز بھی جان بوجھ کر ساری عمر میں چھوڑتا ہے وہ کافر ہے چاہے وہ دس سال یا بیس سال مسلسل نمازیں پڑھنے کے بعد ہی کیوں نہ ایک نماز چھوڑے۔ اور اپنے دل میں یہ سمجھ رہا ہو کہ میں نمازی ہوں۔ میرے نزدیک ایسا شخص بالکل احمق ہے۔ نماز کی مثال بالکل ایسی ہی ہے۔ جیسے بعض لوگ بٹیرے پکڑتے ہیں۔ اور پکڑنے کے بعد جو بٹیروں کے شکاری ہوتے ہیں وہ ان کو پنجروں میں بند رکھتے ہیں۔ جب اس پنجرہ کا دروازہ کھل جائے اور ان میں سے ایک کو نکلنے کا موقعہ ملے تو باقی بھی سب نکل جائیں گے۔ یہی حال نماز کا ہے۔ ایک نماز کے نکل جانے کا یہ مطلب ہے کہ دل کی کھڑکی کھلی رہ گئی۔ اور جب ایک کو نکلنے کا موقعہ ملا تو سب پھر کر کے نکل جائیں گی جس دن دروازہ کھلا رہ گیا اس دن یہ خیال کرنا کہ صرف ایک ہی نماز گئی ہے باقی سب موجود ہیں۔ بالکل احمقانہ خیال ہے۔ اسی دن سب اڑ جائیں گی۔ اور واپس نہیں آسکیں گی۔ ہاں توبہ ان کو واپس لاسکتی ہے۔ بٹیرے تو نکل جانے کے بعد بعض اوقات پکڑے بھی جاتے ہیں۔ مگر نماز جب ایک گئی تو سب جائیں گی۔ اور پھر خدا تعالےٰ ہی واپس دے تو آسکتی ہیں ورنہ نہیں اور اگر انسان صدق دل سے توبہ کرے تو خدا تعالےٰ واپس دے دیتا ہے۔ بغیر توبہ کے واپس نہیں آسکتیں۔ تو نماز ایک نہایت اہم چیز ہے۔ اور اس لئے

ہمارے نزدیک مساجد

بہت زیادہ اہم ہونی چاہئیں۔ بعض لوگوں نے مسجدیں نمائش کے لئے بنائی ہیں۔ اور آج وہ اسی کام آرہی ہیں میں نے دیکھا ہے کہ چھ سات فٹ کی نہائت چھوٹی گلیوں میں ایک مسجد گلی کے ایک طرف ہے اور دوسری دوسری طرف حالانکہ جہاں تک اذان کی آواز جائے۔ دوسری مسجد نہیں ہونی چاہیئے سوائے اس کے کہ دوسرے حصہ کے لوگوں کے لئے ہو۔ مگر لوگ یہ دیکھتے ہیں کہ ہمارے فلاں رشتہ دار نے مسجد بنائی ہے۔ تو ہم کیوں نہ بنائیں۔ اور ایسی نمائشی مسجد پہلی مسجد کے پاس ہی بنے تو ان کی غرض پوری ہوتی ہے۔ کہا ہے اپنا مکان گرا کر وہاں مسجد بنا دیتے ہیں۔ مگر یہ دکھاوے کی مسجدیں ہیں۔ اخلاص سے بنائی ہوئی مسجدیں بہت کم ہیں۔ اور آباد بھی ایسی ہی مسجدیں رہتی ہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جو اخلاص سے بنائی جائیں۔ اِلّا ما شاء اللہ۔ اور ایسی مسجدیں بہت تھوڑی ہیں۔ ان میں سے

جامع مسجد دہلی

کی میں نے یہ خصوصیت دیکھی ہے۔ گو اس کی پہلی شان و شوکت تو مٹ چکی ہے۔ مگر جب بھی مجھے وہاں جانے کا اتفاق ہوا۔ وہاں چہل پہل ضرور دیکھی ہے۔ اور باقی مساجد سے زیادہ لوگ وہاں نماز پڑھتے ہیں۔ اور لوگوں کی رغبت زیادہ نظر آتی ہے۔ خاص دنوں میں تو رونق بہت زیادہ ہوتی ہے مگر عام طور پر بھی اچھی رونق ہوتی ہے۔ گو شاہ جہاں جس نے وہ مسجد بنائی۔ کوئی مذہبی آدمی نہ تھا مگر معلوم ہوتا ہے۔ مسجد بنانے کے وقت اس میں ریا نہیں تھا۔ اور اس نے اسی خیال سے اسے بنوایا۔ کہ میں نے گناہ بہت کئے ہیں۔ شاید یہی میری بخشش کا باعث ہو جائے۔ کیونکہ اتنا لمبا عرصہ گزر گیا۔ مسلمانوں میں نماز کی عادت بھی نہ رہی۔ مگر آج تک اس میں کثرت سے نمازیں پڑھی جاتی ہیں۔

میں ذکر کر رہا تھا۔ کہ نماز ہمارے لئے بہت اہم چیز ہے۔ پس جس جگہ نماز پڑھی جائے۔ وہ بھی ہمارے نزدیک بہت اہم ہونی چاہیئے۔ اور یہ مسجد تو

الٰہی پیشگوئی کی مصداق

ہے۔ جس کا قرآن شریف اور احادیث میں بھی ذکر ہے۔ قرآن کریم میں مسجد اقصیٰ کا ذکر ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس مسجد کو مسجد اقصیٰ قرار دیا ہے۔ اور پیشگوئیوں سے بھی صاف پتہ لگتا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے جو مسیح موعود آنے والا ہے۔ وہ اسی کے قریب پیدا ہوگا اور اللہ تعالےٰ کے حکم کے ماتحت ان پیشگوئیوں کو پورا کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ منارہ تعمیر کرایا۔ کیونکہ احادیث کی پیشگوئیوں کے مطابق مسیح موعود نے سفید منارہ کے قریب یا اس کے مشرق میں اترنا تھا۔ اور یہی وہ منارہ ہے جس کے مشرق میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مکان ہے۔

پس یہ مسجد خاص اہمیت رکھتی ہے۔ اور اس کی وسعت اور آبادی کے لئے جتنی بھی ہم کوشش کریں کم ہے۔ اور اس اجتماع سے آج ایک یہ فائدہ ہو گیا ہے۔ کہ دوستوں کو یہ دیکھنے کا موقعہ مل گیا ہے۔ باقی مساجد کے متعلق تو یہ بھی احتمال ہوتا ہے۔ کہ معلوم نہیں۔ کب تک ان کی آبادی رہے۔ لیکن یہ تو پیشگوئیوں کے ماتحت ہے۔ اور جس طرح خانہ کعبہ کے متعلق یہ کبھی خیال نہیں کیا جا سکتا۔ کہ وہ کبھی غیر آباد ہو۔ اسی طرح اس کے متعلق بھی یہ خیال نہیں کیا جا سکتا۔ کہ کبھی اس کی آبادی میں فرق آ جائیگا اور اس طرح جن لوگوں کا روپیہ اس کی تعمیر پر خرچ ہوگا۔ وہ

دائمی ثواب کے مستحق

ہوں گے۔ اور اس طرح یہ خاص طور پر ثواب حاصل کرنے کا موقعہ ہے۔ اور موجودہ ضرورت کے لئے تو چند ہزار روپیہ بھی کافی تھا۔ اس لئے کوئی وجہ نہ تھی۔ کہ اس میں کمی رہ جاتی۔ اور عمارت بیچ ہی میں چھوڑنی پڑتی۔

میرا خیال ہے۔ کہ کارکنوں نے اس بات کو اچھی طرح جماعت کے سامنے رکھا نہیں۔ کہ یہ ایک دائمی ثواب حاصل کرنے کا موقعہ ہے۔ اور اس میں جو ایک پیسہ بھی لگایا جائے گا۔ وہ قیامت تک کے لئے ثواب کا موجب ہوگا۔ باقی کسی مسجد میں دس ہزار روپیہ لگا کر بھی کوئی شخص یہ یقینی طور پر نہیں کہہ سکتا۔ کہ اس سے بنی ہوئی مسجد میں ہمیشہ خدا تعالےٰ کی عبادت ہوتی رہے گی۔ بعض مساجد کو دشمن مٹا دیتے ہیں۔ لوگ اس جگہ مکان بنا لیتے ہیں۔ مگر یہ مسجد جسے خدا تعالےٰ کے حکم کے ماتحت اہمیت دی گئی۔ اور جس کے ساتھ الٰہی تعلق رکھنے والی ایک ایسی جماعت ہے۔ جس کے متعلق خدا تعالےٰ کا وعدہ ہے۔ کہ اُسے تمام دنیا میں غلبہ حاصل ہوگا۔ اور جس کی تعداد آج لاکھوں ہے۔ مگر کسی وقت کروڑوں۔ اور اربوں ہوگی۔ اور جو

اپنے خون کا آخری قطرہ

اس کی حفاظت کے لئے گرا دینے پر ہمیشہ تیار رہے گی۔ آج بھی گو ہم کمزور ہیں۔ مگر کوئی طاقت ور سے طاقت ور حکومت بھی بغیر اس کے کہ اس کا دل دھڑکے۔ یہ خیال بھی نہیں کر سکتی۔ کہ اس کی طرف نگاہ اٹھا کر دیکھے۔ احمدی جماعت کا بچہ بچہ قربان ہو جائے گا۔ مگر اس مسجد کی تقدیس میں فرق نہ آنے دے گا۔ اور کبھی وہ زمانہ آنے والا ہے۔ کہ کوئی غیر مسلم حکومت بھی اس علاقہ پر اگر حملہ کرنے لگے گی تو اسے پہلے یہ اعلان کرنے پڑیگا کہ

جماعت احمدیہ کے جذبات کا پورا پورا خیال

رکھا جائے گا۔ اور ایسے اعلان کے بغیر اسے اس علاقہ کی طرف بڑھنے کی جرأت نہ ہوگی۔

بچپن میں بوڑھی عورتیں قصے سنایا کرتی تھیں۔ جن میں سے ایک فقرہ مجھے اب تک یاد ہے۔ کہ کوئی دیو کسی پر خوش ہو گیا۔ اور اس نے کہا۔ کہ میں آج "تُٹھّا" ہوا ہوں مانگ جو مانگتا ہے۔ مجھے یہی لفظ یاد ہے۔ گو ممکن ہے۔ بوجہ اس کے کہ میں ٹھیٹھ پنجابی نہیں جانتا۔ اس کے تلفظ میں کوئی غلطی ہو۔ مگر جہاں تک مجھے یاد ہے۔ یہی لفظ تھا۔

قربانی کا یہ موقعہ بھی ایسا ہی ہے آج اللہ تعالےٰ کے متعلق بھی کہا جا سکتا ہے۔ کہ وہ انعام دینے پر تلا ہوا ہے۔ جو مانگنا چاہے۔ مانگ لے۔ اور ایسی حالت میں کوئی بیوقوف یا نا واقف ہی ہوگا۔ جو مانگنے میں کوتاہی کرے۔ یہ تو ایسا موقعہ ہے کہ پیسہ پیسہ دے کر بھی لوگ بڑے ثواب میں شامل ہو سکتے ہیں۔ بسا اوقات لوگ اس لئے محروم رہ جاتے ہیں کہ وہ سمجھتے ہیں۔ کہ سینکڑوں۔ ہزاروں روپے ہوں۔ تبھی شمولیت ممکن ہے۔ حالانکہ ایسے چندوں کے لئے کوئی حد بندی نہیں ہوتی۔ بے شک بعض تحریکوں میں حد بندی ہوتی ہے۔ جیسے تحریک جدید میں بعض مصلحتوں کے ماتحت میں نے پانچ یا دس روپیہ کی حد بندی کی ہے۔ مگر اس کے لئے کوئی حد بندی نہیں۔ اور اس میں

غریب سے غریب آدمی بھی حصہ لے سکتا ہے

حتےٰ کہ ایک اپاہج اور لولا لنگڑا آدمی بھی اپنی بچی ہوئی روٹی کا ٹکڑا بھی دے سکتا ہے۔ کہ اسے بیچ کر خرچ کر لیا جائے۔

میری پیاری بہنو

میں آپ کی ہمدردی کی خاطر یہ اشتہار دے رہی ہوں۔ کہ اگر آپ کے ماہواری بے قاعدہ ہیں۔ رک رک کر یا ماہواری درد سے آتے ہیں۔ سیلان الرحم یعنی سفید رطوبت کا اخراج ہوتا ہے۔ کمر درد۔ سر درد کرتا رہتا ہے۔ قبض رہتی ہے۔ کام کاج کرتے وقت سانس پھول جاتا ہے۔ دل دھڑکنے لگتا ہے۔ چہرہ کا رنگ زرد ہو گیا۔ طبیعت سست رہتی ہے۔ تو آپ میری خاندانی مجرب دوا بنام "راحت" سے فائدہ اٹھائیں۔ جو ماہواری خرابیوں کی حیرت انگیز اثر کرنے والی مفید دوا ہے۔ قیمت مکمل خوراک مع محصولڈاک عہ۔ قادیان میں ملنے کا پتہ۔ مولوی محمد یامین تاجر کتب

میرا پتہ:۔ اہلیہ نجم النساء بیگم کوٹھی 97A میو روڈ لاہور

اور ہم اس کے لینے سے انکار نہیں کرسکتے۔ یہ ایک غلطی ہے کہ لوگ خیال کرلیتے ہیں کہ سینکڑوں ہزاروں روپے دیکر ہی شمولیت کی جاسکتی ہے۔ اگر پیسہ پیسہ بھی دیا جائے تو ثواب میں شمولیت ہوسکتی ہے۔ پس بجائے اس کے کہ اس مسجد کی تعمیر اس لئے رکی ہے کہ روپیہ نہیں۔ یہ ایسا اہم کام ہے کہ چاہیئے اس کے لئے فنڈ ہمیشہ جمع رہے۔ تا جب بھی موقعہ ملے اس کو اور زیادہ وسیع کیا جاسکے۔ یہ مسجد تو انشاء اللہ

دنیا میں تیسرے نمبر پر

شمار ہوگی۔ اول خانہ کعبہ۔ دوم مسجد نبوی اور سوم یہ مسجد ہوگی۔ اور اس لحاظ سے اس کی وسعت کا بھی خیال رکھنا چاہیئے۔ تا جب اس میں ہزاروں لاکھوں لوگ نماز پڑھنے کے لئے آئیں تو بھی یہ مسجد ان کے لئے کافی ہو۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ ہر احمدی اس ثواب میں اپنا حق لینے کی کوشش کرے گا۔ اور جو چاہے وہ پیسہ دو پیسہ دے کر بھی مدد کرسکتا ہے۔ قادیان کی آبادی اس وقت دس ہزار کے قریب ہے۔ جس میں سے قریباً آٹھ ہزار احمدی ہیں۔ اور اگر ایک آنہ فی کس بھی سمجھا جائے۔ تو پانسو روپیہ تو فوراً یہاں سے ہی مل سکتا ہے۔ اس لئے میرے نزدیک کوئی وجہ نہیں۔ کہ اس عمارت کو روکا جائے۔ کارکنوں نے معلوم ہوتا ہے اس بات کو اچھی طرح جماعت کے سامنے پیش نہیں کیا۔ اگر وہ کرتے تو کوئی وجہ نہ تھی کہ روپیہ کافی نہ آجاتا۔ اگر ایک شاعر نے اپنے شعروں سے ایک تاجر کی کالی اوڑھنیاں بکوا دی تھیں تو اس

الٰہی وعدہ والی مسجد کے لئے زر فراہم کرنا

کیا مشکل کام ہے۔ کہتے ہیں کسی شخص کو مالی تنگی تھی۔ اور روپیہ ملنے میں دقت پیش آرہی تھی۔ ایک شاعر نے جو اس کا دوست تھا اس سے کہا کہ تم شہر کی سب کالی اوڑھنیاں خرید لو۔ جب وہ خرید چکا تو اس شاعر نے کچھ شعر کہہ دیئے جن میں کالی اوڑھنی کی تعریف کردی۔ شاعر مشہور تھا جب اس کی طرف سے کالی اوڑھنیوں کی تعریف ہوئی۔ تو عورتوں کی طرف سے کالی اوڑھنیوں کے لئے مطالبات ہونے لگے۔ اور اس طرح ان کی قیمت بڑھ گئی۔ اور اس نے ہزاروں روپیہ کما لیا۔ پس جب ایک شاعر نے کالی اوڑھنیوں کی تعریف کرکے اپنے دوست کے لئے روپیہ جمع کروا دیا۔ تو میں کس طرح مان لوں۔ کہ ہمارے کارکنوں نے اس مسجد کی اہمیت کو دوستوں پر ظاہر کیا ہوتا تو روپیہ جمع نہ ہوتا۔ بڑے آدمی تو الگ رہے میں سمجھتا ہوں اگر صحیح طور پر جماعت کے سامنے اس بات کو پیش کیا جاتا۔ تو پندرہ سال کے بچے تک بھی اسے پورا کرسکتے تھے۔ اور اس وجہ سے میرا آج یہاں خطبہ پڑھنا مفید ہوگیا ہے۔ کہ یہ حالات میرے سامنے بھی اور جماعت کے سامنے بھی آگئے ہیں

(۲)

اس کے بعد میں دوستوں کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ آپ لوگ جلسہ سالانہ میں شمولیت کے لئے تشریف لائے ہیں۔ جو انشاء اللہ دو روز کے بعد شروع ہوگا۔ یہ جلسہ جیسا کہ بار بار جماعت کے سامنے پیش کیا جاچکا ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالےٰ کے الہام اور حکم کے ماتحت قائم کیا ہے۔ اور اس لحاظ سے دنیا کے تمام جلسوں میں منفرد حیثیت رکھتا ہے۔ یہ جلسہ

خالص مذہبی اغراض کے ماتحت

ہوتا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کے کلمہ اور شان کو بلند کرنے کے لئے ہر قسم کے مسائل پر اس میں تقریریں ہوتی ہیں۔ اور اس میں شمولیت کے لئے آنے والے ہر قسم کی دنیوی اغراض کو پیچھے ڈال کر یہاں آتے ہیں۔ یہاں کوئی تجارت نہیں ہوتی سوائے اس کے کہ کسی نے پیسہ پیسہ کی کوئی کتاب بیچ لی۔ اور چند پیسے کما لئے۔ یہ کوئی تجارت نہیں۔ اتنے پیسے تو آدمی مانگ کر بھی لے لیتا ہے۔ اس کے سوا یہاں دنیوی لحاظ سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ اور جو لوگ اپنے گھروں میں آرام و آسائش کے ساتھ رہتے ہیں۔ وہ بھی یہاں آکر ایسی تکلیف اٹھاتے ہیں۔ جو گھروں میں عام آدمی بھی برداشت نہیں کرسکتے۔ یہاں بیشتر حصہ کو کھوری یا کسیر ملتی ہے۔ جس پر انہیں سونا پڑتا ہے۔

جگہ کی تنگی

کی یہ حالت ہوتی ہے۔ کہ بعض دفعہ کمروں میں اس طرح آدمی ٹھونسے ہوئے ہوتے ہیں۔ جس طرح ڈربے میں مرغیاں۔ مجھے ایک دفعہ کسی غرض سے سیالکوٹ کی جماعت کے کمرے میں سے ایک سرے سے دوسرے سرے تک جانا پڑا۔ اور اتنے میں ہی مجھے یوں محسوس ہونے لگا۔ کہ گویا میرے پاؤں جلکر گوشت اتر جائے گا باوجودیکہ شدید سردی کے دن تھے۔ آجکل کتنی سخت سردی پڑ رہی ہے۔ آج ہی خبر آئی ہے کہ انگلستان میں نو آدمی سردی کی وجہ سے مرگئے۔ اور گو ہندوستان میں اتنی سردی تو نہیں ہوتی۔ مگر پھر بھی بہت کافی ہوتی ہے لیکن جن کمروں میں لوگ سوئے ہوتے ہیں۔ ان میں ان کے سانسوں کی وجہ سے اتنی گرمی پیدا ہوجاتی ہے۔ کہ معلوم ہوتا ہے تنور ہے کمرہ نہیں عام حالتوں میں ان باتوں کی برداشت انسان کیسے کرسکتا ہے۔ پھر جو کھانا ملتا ہے وہ بھی ظاہر ہے میں منتظمین کی برائی نہیں کرتا۔ وہ تو رات دن ایک کرکے انتظام کرتے ہیں۔ اور ان کی حالت دیکھ کر ان پر رشک آتا ہے۔ کہ وہ یہ ہفتہ کس طرح تکلیف سے گزارتے ہیں۔ رات دن کام میں لگے رہتے ہیں۔ اور پتہ نہیں کس وقت سوتے ہیں۔ یہ سب تکلیف وہ خدا تعالےٰ کی رضا کے لئے برداشت کرتے ہیں۔ لیکن پھر بھی ان کی کوشش وسعی۔ محنت۔ جفاکشی اور نیک نیتی کے باوجود جو کھانا تیار ہوتا ہے وہ ایسا ہوتا ہے۔ کہ عام طور پر گھر میں لوگ اس کے قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتے۔ پھر اتنی بڑی جماعت جو ہر قوم اور ہر ملک وصوبہ کے لوگوں پر مشتمل ہو اسے

خوش کرنا کتنا مشکل ہے

بعض ایسے علاقوں کے ہوتے ہیں۔ جو گائے کے گوشت کے بغیر کھانا کھاتے ہی نہیں۔ اور ان کے ہاں اگر کوئی بکرے کا گوشت لینے جارہا ہو۔ تو بڑی فکرمندی کے ساتھ اس سے دریافت کرتے ہیں۔ کہ کیوں خیر ہے گھر میں کوئی بیمار تو نہیں جو آپ بکرے کا گوشت خریدنے جارہے ہیں۔ لیکن بعض علاقوں میں گائے کے گوشت سے اتنا شدید پرہیز کیا جاتا ہے جتنا سؤر کے گوشت سے۔ خاصکر ہندو ریاستوں کے باشندے تو اس سے بہت پرہیز کرتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ادھیڑ عمر کے مرد اور عورتیں

قیمت ... محصول ڈاک معاف

سردیوں میں کمر درد سینہ کی درد بلغمی کھانسی اور تنگی سانس میں مبتلا ہوجاتے ہیں۔ اسپندک ان کا صحیح علاج ہے۔ یہ بلغم چھانٹتا ہے اور ریح خارج کرتا ہے۔ اور جوڑوں کے دردوں کو فوراً آرام دیتا ہے زہریلے اور نشیلے اجزاء سے پاک ہے۔ ۹۰ گولیوں کی قیمت عہ ۔ ۵ گولیوں کی قیمت عہ محصول ڈاک معاف

پتہ:۔ منیجر (احمدیہ) دواخانہ مفرح حیات ۵۵ فلیمنگ روڈ لاہور

خون کا دریا

برسوں سے سیروں خون بواسیر کا جاتا ہوا فوراً بند ہوجاتا ہے۔ لطف یہ کہ اگر اس دوائی کو باقاعدہ استعمال کیا جائے۔ تو یقیناً ہمیشہ کے لئے آرام آجاتا ہے۔ قیمت دو روپے آٹھ آنے

اقبال اینڈ کمپنی حافظ آباد۔ پنجاب

اور اگر ان کو شک بھی ہو جائے۔ کہ گائے کا گوشت کھایا گیا ہے۔ تو خیالی طور پر ہی اتنا نفخ ہو جاتا ہے۔ کہ سانس لینا مشکل ہو جاتا ہے۔ کیونکہ وہ اس کے عادی نہیں ہوتے۔ ان کو یہ وہم ہوتا ہے۔ کہ گائے کا گوشت نفاخ ہے۔ ادھر کھایا اور ادھر پیٹ پھولنا شروع ہوا۔ پھر ہمارے مہمانوں میں وہ لوگ بھی ہوتے ہیں جو چاول کے بغیر گزارہ نہیں کر سکتے ایسے بھی ہوتے ہیں۔ کہ جنہوں نے سارا سال گھر میں دال کی شکل بھی نہیں دیکھی ہوتی۔ بلکہ جن کے نوکر بھی دال نہیں کھاتے۔ اس کے علاوہ دیہات کے لوگ گھر کا خالص گھی کھانے کے عادی ہوتے ہیں۔ اور بازاری گھی کھانے سے فوراً ان کا گلا خراب اور کھانسی شروع ہو جاتی ہے۔ اور پھر ایسے علاقوں کے بھی لوگ ہوتے ہیں۔ جو تیل کھانے کے عادی ہیں۔ اور جب گھی کھاتے ہیں۔ تو ان کا گلا خراب ہو جاتا ہے۔ یو۔ پی اور بہار وغیرہ میں تیل کا استعمال زیادہ ہوتا ہے۔ مجھے یاد ہے۔ زمانۂ طالب علمی میں ان علاقوں کے طلباء یہاں پڑھا کرتے تھے۔ وہ بعض اوقات کھانستے ہوئے آتے اور کھانسی کی وجہ یہ بتاتے کہ گھی کھانے سے ہو گئی ہے۔ لیکن کچھ عرصہ یہاں رہ کر ان کو گھی کھانے کی عادت ہو جاتی۔ اور جب رخصتوں میں پھر گھر جا کر تیل کھانا پڑتا۔ تو پھر اس سے کھانسی ہو جاتی۔ اور ظاہر ہے کہ اتنے طبقوں اور اتنی نوعیت کے لوگوں کو کون خوش کر سکتا ہے۔ اور کس طرح کر سکتا ہے۔ جو مخلص یہاں آتے ہیں۔ ان کو خوش کرنے کا تو سوال ہی نہیں ہوتا۔ ان کو تو یہاں کا کوئی آدمی چلیں بہ جبین ہو کر بھی دیکھے۔ تو وہ اس پر بھی مسکراتے ہیں۔ کہ یہ

چین جبین بھی قادیان کی ہے

اور اس لئے ان کو خوش کرنے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ لیکن ان کی عادتوں یا صحت کی کمزوری کی وجہ سے جو تکلیف ہوتی ہے۔ اس کو کون دور کر سکتا ہے۔ جہاں تک تو خوشی کا تعلق ہے۔ وہ ہر چیز کھانے کے لئے تیار ہوتے ہیں۔ اور ایسا مزا لے کر کھا سکتے ہیں۔ کہ گویا دنیا جہان کی نعمتیں حاصل ہو گئیں۔ مگر ان سے وہ بعد میں اگر بیمار ہو جائیں۔ تو اس میں تو ان کا کوئی قصور نہیں۔

تو ایسی مشکلات میں یہ جلسہ ہوتا ہے۔ اور ان سب کے باوجود اس لئے لوگ یہاں آتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ کو خوش کریں۔ مگر کئی ہیں۔ جو عدم علم اور ناواقفی کی وجہ سے ان ایام سے پورا فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ حالانکہ جتنی قربانی کسی چیز کے لئے کی جائے اتنی ہی اس کی

قدر ہونی چاہئے

اس لئے میں دوستوں کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ ان دنوں کو نمازوں۔ دعاؤں اور ذکر الٰہی میں صرف کریں۔ جماعتیں باہمی ملاقاتوں میں صرف کریں۔ یہ ایسا موقعہ ہوتا ہے۔ جب باہمی واقفیت آسانی سے پیدا ہو سکتی ہے۔ اسلام اور احمدیت نے کہ یہی حقیقی اسلام ہے اب جس قسم کی مساوات کو قائم کرنا ہے وہ باہم کثیر تعارف اور ایک دوسرے سے زیادہ سے زیادہ واقفیت کے بغیر نہیں ہو سکتی۔ وہ حد فاصل جو اس وقت مختلف طبقات اور مختلف ممالک کے لوگوں کے درمیان قائم ہے۔ جب تک اسے دور نہ کیا جائے۔ کامیابی محال ہے۔ اور اسے دور کرنے کا ذریعہ یہی ہے کہ کثرت سے ایک دوسرے سے ملاقاتیں کی جائیں۔ تاکہ آہستہ آہستہ پنجابی۔ بنگالی۔ بہاری۔ مدراسی اور پھر

ہندوستانی۔ چینی۔ جاپانی۔ انگریز اور مصری کا امتیاز مٹ کر سب ایسے ہی انسان نظر آنے لگیں۔ جیسا خدا تعالےٰ نے ان کو بنایا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے تو ہم سب کو انسان ہی پیدا کیا ہے آگے انگریز۔ اور ہندی اور چینی وغیرہ کا فرق تو انسان نے خود بنا لیا ہے اور ہمیں کوشش کرنی چاہئے۔ کہ پھر اسی طرح کے انسان بن جائیں۔ جیسا کہ خدا تعالےٰ نے بنایا ہے۔ اور اس وقت باہمی بُعد پیدا ہو کر جو غیریت نظر آتی ہے۔ وہ مٹ جائے۔ بیشک ابتداء میں ملاقات ہو۔ تو بجائے محبت کے ایک قسم کا تنفر ہوتا ہے۔ مگر وہ آہستہ آہستہ ملتے رہنے سے دور ہو جاتا ہے۔ اس کی مثال ایسی ہی ہے۔ جیسے کوئی جنگلی طوطا یا بے سدھا گھوڑا لایا جائے تو پہلے پہل وہ خوب شور کرتا ہے۔ مگر آہستہ آہستہ وہی طوطا ہاتھ پر کھانا کھانے لگتا ہے۔ اور گھوڑا سواری کے کام آتا ہے۔ پس ان امتیازات کو مٹانے کے لئے ضروری ہے۔ کہ

باہم ملاقاتیں کی جائیں

اس میں شک نہیں۔ کہ کچھ نہ کچھ اختلافات تو رہتے ہیں۔ مگر یہ ایسے اختلاف ہوتے ہیں۔ جن کے متعلق رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ اختلاف امتی رحمۃ۔ لیکن جب یہ اختلافات لڑائی کا موجب ہو جائیں تو سمجھ لو۔ کہ خدا تعالےٰ کے نزدیک

... ہمت سے نکل گئے۔

پس ان ایام کو

زیادہ سے زیادہ عمدہ کاموں میں صرف کرو

سلسلہ کی مشکلات کو دیکھو۔

ناظروں کو چاہئے۔ کہ ان ایام میں اپنے اوقات کو زیادہ سے زیادہ فارغ رکھیں اور کثرت سے ملاقاتیں کریں۔ دوستوں سے مشورے کریں۔ ان کے سامنے اپنی مشکلات رکھیں۔ اور دوست دیکھیں کہ وہ سلسلہ کے کاموں میں کہاں تک مدد کر سکتے ہیں۔ اور اس طرح یہ ایام

ناظروں کی کانفرنس کے ایام

ہونے چاہئیں۔ مگر گذشتہ بیکار کنوں کی کمی یا اپنی بزدلی کی وجہ سے وہ ایسا کرتے نہیں۔ بزدلی کی وجہ سے میں نے اس لئے کہا ہے۔ کہ بعض ناداں کہہ دیا کرتے ہیں۔ کہ ناظر خود تو کوئی کام کرتے نہیں دوسروں سے ہی لیتے ہیں۔ اور اسلئے وہ بھی یہ خیال کرتے ہیں۔ کہ اگر ہم کام کرنے میں دوسروں کے ساتھ شریک نہ ہوئے تو لوگ اعتراض کریں گے۔ اور اسلئے ایسے بیوقوفوں کی وجہ سے وہ زیادہ ضروری کام چھوڑ دیتے ہیں۔ حالانکہ ایسا نہیں چاہئے

دولت کی بارش

دنیا کے امیر ترین ملک امریکہ کی ہر طرح کی اشیاء کی ایجنسی لینے سستا مال منگوانے ہر قسم کی مفید فہرستیں رجسٹر کرانے بلا قیمت رسائل مفت منگوانے اور امریکی نفع بخش تجارتی اشیاء خرید کرنے وقیمتی راز و بیشمار فرموں کے پتے معلوم کرنے کے خواہشمند ۴ر کے ٹکٹ بھیجکر اردو امریکن ڈائرکٹری منگوائیں کمرشل سنڈیکیٹ ۶ اندرون لوہاری دروازہ لاہور

سستا سودا

آپکے چالیس الفاظ کا اشتہار نہایت اعلےٰ جاذب نظر کاغذ پر چھاپ کر بذریعہ ڈاک ملک کے کونے کونے میں چار ہزار کی تعداد میں تقسیم کیا جائیگا۔ صرف چھ آنے کے ٹکٹ اور اشتہار کا مضمون بھیجکر فائدہ اٹھائیں۔

کمرشل سنڈیکیٹ ۶ اندرون لوہاری دروازہ لاہور

پھول۔ پتی۔ ہیڈنگ وسلائی کے لئے زمانۂ حال کی بہترین مشین

ایڈلر۔ آپ بھی ایڈلر خریدیں

نظیر سیونگ مشین کمپنی رنگ محل لاہور سول ایجنٹس برائے پنجاب وسرحد

ایسے بے وقوف تو ہمیشہ ہوتے آئے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں بھی تھے۔ اور آپ سے پہلے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں بھی تھے۔ اور ہمیشہ باقی رہیں گے۔ جس طرح پاگلوں کو دنیا سے نہیں مٹایا جا سکتا۔ ایسے لوگوں کا مٹایا جانا بھی ناممکن ہے۔ اور اس لئے کہ ایسے بے وقوف اعتراض نہ کریں ناظروں کو بہتر کام چھوڑ کر اپنے لئے نسبتاً معمولی کام تجویز نہیں کرنا چاہیئے۔ اس وقت تک وہ ایسا نہیں کرتے رہے اس کی وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ خیال نہ آیا ہو۔ اور یہ بھی کہ کام کے لئے آدمی نہ مل سکتے ہوں۔ لیکن اب ایسا کرنے کی کوشش انہیں کرنی چاہیئے۔

جو دوست باہر سے آتے ہیں۔ انہیں بھی چاہیئے۔ کہ دفاتر میں جا جا کر

ناظروں سے ملیں

اور دیکھیں کہ کام کس طرح ہو رہا ہے۔ کام کی نوعیت کیا ہے۔ عملہ کتنا ہے۔ اگر دوستوں کو یہ علم ہو۔ کہ کام زیادہ اور کارکن تھوڑے ہیں۔ تو ان کے دل میں یہ تحریک ہو سکتی ہے کہ پنشن لے کر یہاں آئیں اور کام کریں۔ اس کے علاوہ بعض دوسرے بھی دور ہو سکتے ہیں۔ بعض لوگوں کو شکایت ہوتی ہے کہ ہم نے فلاں کام کہا تھا۔ مگر وہ اب تک نہیں ہوا۔ اور حالات کو دیکھ کر ان کا شکوہ دور ہو سکتا ہے۔ اور ناظروں کو بھی چاہیئے۔ کہ دن رات کا زیادہ سے زیادہ حصہ ملاقاتوں کے لئے فارغ رکھیں۔ اگر اس کے ساتھ اور کام بھی وہ اپنے ذمہ رکھیں گے۔ تو نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ طبیعت میں چڑچڑا پن پیدا ہو جائے گا۔ اگر کوئی کہے۔ کہ ایسا نہیں ہو سکتا۔ تو میں اس بات کو صحیح ماننے کے لئے تیار نہیں ہوں۔ ایسے حالات میں چڑچڑا پن پیدا ہونا ضروری ہے ایک شخص آکر بات کرے گا۔ یہ اسے مختصر جواب دیں گے۔ وہ اس کی مزید وضاحت چاہے گا اور یہ کثرت کار کی وجہ سے یہ کہیں گے کہ آپ تو خواہ مخواہ مغز چاٹ رہے ہیں۔ اور وہ ناراض ہو کر چلا جائے گا۔ پس چاہیئے کہ ناظر دس بارہ گھنٹہ ضرور اپنے دفاتر میں بیٹھے رہیں۔ اور دوستوں کو دعوت دیں۔ کہ آئیں اور ان سے ملاقاتیں کریں۔ اور اس طرح رات دن کانفرنس میں شریک رہیں۔ ان کو اپنی مشکلات بتائیں۔ تا ان کے اندر زیادہ سے زیادہ تعاون کی روح پیدا ہو۔ پس میں امید کرتا ہوں۔ کہ دوست ان ایام سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں گے۔ اور ناظر بھی ایسے رنگ میں اپنے اوقات صرف کریں گے۔ جو جماعت کو زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچانے کا موجب ہو سکیں۔ مگر چونکہ سب کام اللہ تعالےٰ ہی کرتا ہے۔ میں اس سے

دعا

کرتا ہوں۔ کہ وہ ہم میں سے ہر ایک کو اس رنگ میں کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ جو اس کے نزدیک زیادہ مناسب اور بہتر ہو۔ اور ہمارے قلوب سے ایسے خیالات جو مختلف قوموں اور طبقوں میں جھگڑے پیدا کر دیتے ہیں نکال دے۔ ہمارے اندر اتحاد اور یک جہتی پیدا کر دے۔ اور ہم سب کا ایک ہی مقصود اور قبلہ ہو۔ یعنی اسلام اور

احمدیت کی ترقی

اور اللہ تعالےٰ کی محبت اور اس کے تقویٰ کا دلوں میں قائم ہونا۔

چار چیز است تحفۂ کشمیر

زعفران۔ درجہ خاص اصلی قیمت دو روپیہ فی تولہ درجہ دوم ڈیڑھ روپیہ فی تولہ
خالص سفید شہد ایک روپیہ فی پونڈ۔ ملاوٹ ثابت کرنیوالے کو **ایکصد روپیہ انعام**
گل بنفشہ تین روپے آٹھ آنے فی سیر۔ علاوہ محصولڈاک۔ ان کے علاوہ زیرہ سیاہ خالص اور جملہ جڑی بوٹیاں۔ ملنے کا پتہ: **جے۔ ڈی۔ فاریسی۔ بارہ مولا کشمیر**

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نئی دوکان **نیا سامان**

خواجہ برادرس جنرل مرچنٹس انارکلی لاہور

کی دوکان پر ——— تشریف لائیں

جہاں پر موزہ بنیان۔ سویٹر و مفلر اونی ہر قسم نیز تولیہ کالر ٹائی اور دیگر آرائشی سامان بارعایت مل سکتا ہے۔

(نزد چوک دھنی رام)

بغیر اجازت ہجرت کر کے نہیں آنا چاہیئے

احباب کی اطلاع کے لئے لکھا جاتا ہے۔ کہ چونکہ میاں اللہ داد موچی۔ اور ان کے لڑکے عبدالعزیز۔ نیز میاں فیروز الدین صاحب دوکاندار اور ان کے لڑکے بغیر اجازت ہجرت قادیان میں آ گئے تھے۔ لہذا نظارت ہذا نے ان کو قادیان سے واپس بھجوا دیا ہے۔ احباب آئندہ کے لئے خیال رکھیں کہ کوئی صاحب بغیر اجازت ہجرت قادیان میں رہائش اختیار نہ کریں۔ ناظر امور عامہ

بھیرہ کے ایک شخص کے متعلق ضروری اعلان

ایک شخص مسمی فضل الٰہی ولد محمد حیات لوہار سکنہ بھیرہ کے متعلق جماعت احمدیہ بھیرہ کے کارکنوں کیطرف سے شکایات موصول ہوئی ہیں۔ کہ یہ شخص متعدد اصحاب سے مختلف طریقوں سے روپیہ وصول کرتا رہتا ہے۔ لہذا اعلان کیا جاتا ہے کہ کوئی صاحب اس کے کسی خط سے دھوکہ کھا کر اسے قطعاً کچھ نہ بھیجیں۔ بلکہ اس کو یا اس کی معرفت کسی کو کچھ بھیجنے کے لئے جو خط موصول ہو وہ دفتر نظارت امور عامہ میں بھیجدیا جائے ناظر امور عامہ قادیان

ریویو

خواجہ برادرز انارکلی لاہور کی طرف سے آجکل اخبار میں اشتہار شائع ہو رہا ہے قادیان کی ہوزری کی تیار کردہ اونٹ مارکہ جرابوں کا سٹاک بھی بعرض فروخت اپنے ہاں موجود رکھتے ہیں۔ عام طور پر احمدی احباب سے ان کے تعلقات خوشگوار ہیں۔ مالکان خواجہ برادرز انارکلی لاہور محاملہ کے صاف اور خلیق واقع ہوئے ہیں۔ لاہور کے بڑے تاجروں میں شمار کئے جاتے ہیں۔ ہم اپنے مقامی ناظرین سے خصوصاً اور بیرونی احباب سے عموماً سفارش کرتے ہیں۔ کہ وہ اپنی ضرورت کی اشیاء خریدتے وقت خواجہ برادرز کو مقدم رکھا کریں خواجہ برادرز انارکلی لاہور سے آپکو ہر قسم کا مال ان کے اپنے اشتہار کے مطابق یقیناً بازار سے مقابلتاً سستا اور عمدہ ملا کریگا۔ آپ خود بھی آزمائش کر کے تصدیق کر لیں۔ (مینجر صیغہ اشتہار الفضل)

مفت

کتاب شیر نوجوانی حرف ایک کارڈ لکھ کر مفت منگوائیے

ایس کے حسین اینڈ کمپنی جالندھر شہر

ضرورت ہے

ایک قابل دیانت دار قانون سے خوب واقف خصوصاً قانون مال سے پیر دکار کی۔ کوئی اپیل نویس۔ مختار یا عرضی نویس جو پٹواری و قانون گو رہ چکا ہو۔ قابل ترجیح ہوگا۔ تنخواہ کا تصفیہ خط و کتابت یا بالمشافہ گفتگو سے ہوگا۔ ریاست مالیر کوٹلہ میں کام کرنا ہوگا۔ اسناد فوراً بھیجنی چاہئیں۔

المشتہر۔ خان محمد علی خان رئیس مالیر کوٹلہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

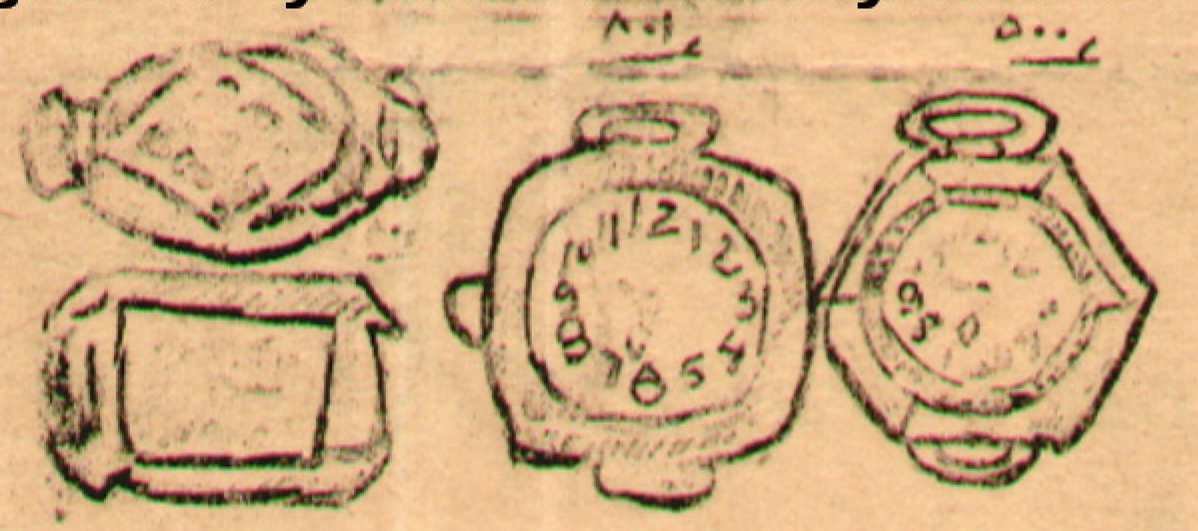

خوشخبری

تازہ۔ عمدہ۔ مضبوط سستی گھڑیوں کا چالان ولایت سے آ گیا ہے اگر آپ عمدہ اور سستی گھڑیاں خریدنا چاہتے ہیں۔ تو آپ بیفکر ہو کر ہماری فرم سے خرید فرمائیں۔ ہماری یہ خاص شرط ہے کہ اگر ہمارا بھیجا ہوا مال آپ کے پسند نہ آوے تو دو دن کے اندر اندر واپس بھیجکر آپ پوری قیمت منگوا لیں گارنٹی کا پرچہ ہمراہ پارسل ہوگا۔ اگر گارنٹی کی شرط سے پہلے گھڑی بند ہو جائے تو بلا اجرت مرمت کر دی جاتی ہے۔ اس سے زیادہ ہم آپ کی اور تسلی کیا کر سکتے ہیں۔ آپ غور فرمائیں یہ ایسی عمدہ گھڑیاں ہیں۔ کہ بند ہونے کا نام نہیں لیتیں۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ اول تو اس کی مشین بہت ہی عمدہ ہے۔ دوسرے ہم آرڈر سے تیار کرواتے ہیں۔ تیسرے ہم اپنے مہربان خریداروں کو روانہ کرنے سے پہلے ٹیسٹ کر لیتے ہیں۔ باوجود ان تمام خوبیوں کے قیمتیں بہت ہی کم رکھی ہیں۔ ہم اپنی ہزارہا گھڑیوں میں سے صرف چند گھڑیاں احباب کے آگے پیش کرتے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں۔ گارنٹی ۸ سال۔ سٹواچ نکل سلور کیس ہر ایک ڈیزائن 12/- ۔ گولڈن یعنی سنہری کیس 5/6 ریلوے ریگولیٹر پاکٹ واچ گارنٹی ۸ سال 3/8 عمدہ ٹائم پیس گارنٹی ۵ سال 2/8 دیوار کے ساتھ لگانے والا عمدہ کلاک گارنٹی ۱۰ سال قیمت ۱۲ روپے۔ رسٹ واچ کے ساتھ عمدہ سٹریپ پاکٹ واچ کے ساتھ عمدہ چین مفت۔

ملنے کا پتہ:۔ جرمن سٹورز واچ کمپنی رام گلی ع۶ لاہور

ہمارے آہنی خراس (بیل چکی) پر

اڑھائی سو روپیہ سرمایہ لگا کر پچاس روپیہ ماہوار منافع حاصل کیجئے

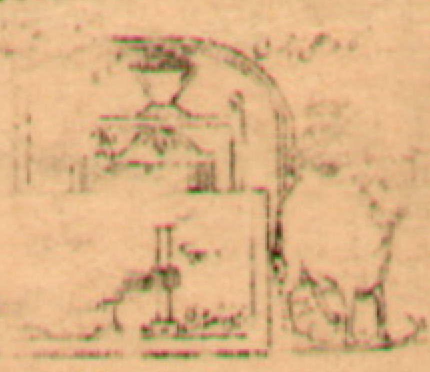

خوش ہونگے

علاوہ ازیں

مفت

ایم اے رشید اینڈ سنز انجنیئرز بٹالہ پنجاب

اشتہار زیر دفعہ ۵ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب چوہدری عزیز احمد صاحب بی۔ اے۔ ایل ایل بی سب جج بہادر درجہ چہارم ضلع ملتان

دعویٰ دیوانی ۶۸۳ سنہ ۱۹۳۸ء

فرم رجسٹرڈ موسومہ جمعیت رام بدھو رام واقعہ میلسی بذریعہ جانجی رام ولد دلایا رام ذات گوانی سکنہ میلسی حصہ دار فرم مذکور مدعی بنام

غلام سرور ولد غلام محمد قوم ونجارہ سکنہ موضع ملکو تحصیل میلسی مدعا علیہ

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمی غلام سرور مدعا علیہ مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے اور روپوش ہے لہذا اشتہار ہذا بنام غلام سرور مدعا علیہ مذکور جاری کیا جاتا ہے۔ کہ اگر غلام سرور مدعا علیہ مذکور تاریخ ۱۳ جنوری ۱۹۳۹ء کو مقام ملتان حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہوگا۔ تو اس کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آوے گی۔

آج بتاریخ ۶ و ۳۹ کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔

(دستخط حاکم) (مہر عدالت)

39